REGD No L. 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

۲۵ رجب ۱۳۶۸ھ ۔ فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳	۲۴ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۲۴ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۱۸

سرکاری فوجوں نے جہازی گودیوں کو آگ لگا دی

شنگھائی ۲۳ مئی (بی۔بی۔سی) بیرونی دنیا سے مواصلات کا سلسلہ کٹ جانے کے بعد سرکاری فوجوں نے جہازی گودیوں کو آگ لگا دی۔ آگ کے شعلے میلوں سے دکھائی دے رہے ہیں۔ قریبی علاقے آگ کی لپیٹ میں آ رہے ہیں۔ سان فرانسسکو میں پی پنگ ریڈیو سے یہ خبر سنی گئی کہ ہوپے کے صوبے کے دار الحکومت ووچنگ کے جنوب میں کانٹن اور ہانکاؤ کی درمیانی ریلوے لائن پر دو شہروں پر کمیونسٹوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

گوردوارہ ڈیرا صاحب میں یاترا کیلئے پچاس سکھ آئینگے

لاہور ۲۳ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے پچاس سکھوں کے ایک وفد کو گوردوارہ ڈیرا صاحب لاہور میں یاترا پر آنے کی تین دن (۲۹، ۳۰، ۳۱ مئی) کے لئے اجازت دی ہے یاتری گوردوارہ میں قیام کرینگے۔ جہاں انہیں اپنی مذہبی رسوم ادا کرنے کی آزادی ہو گی۔ انہیں اپنے دوران قیام میں شہر میں چلنے پھرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

سرحدی قبائل کے پٹھان مسئلہ کشمیر کا بے صبری سے جائزہ لے رہے ہیں

کمیشن کے دو رکن آج کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۳ مئی۔ اتحادی قوموں کے متعینہ کشمیر کمیشن کے دو رکن مسٹر میکائی اور مسٹر کالبین آج بعد دوپہر دار الحکومت پاکستان میں پہنچ گئے۔ ان کے ہمراہ کمیٹی کے آئینی مشیر بھی ہیں۔ کمیشن کے یہ رکن آج دعوت پر وزیر اعظم پاکستان سے کشمیر سے متعلقہ شرائط صلح کے سلسلہ میں غیر رسمی ملاقات کریں گے۔ واضح ہے کہ حکومت پاکستان نے کمیشن سے بعض شرائط کی مزید توضیح چاہی تھی۔ یہ رکن اسی توضیح کے لئے کراچی آئے ہیں اور کل صبح گیارہ بجے پاکستان کے دوسرے نمائندوں سے بھی بات چیت کریں گے۔

سرینگر میں کمیشن کے ارکان نے پہلی دفعہ فیصلہ کیا کہ ہندوستان کے سربمہر جواب کو پاکستان کے جواب تک کھولا نہ جائے۔ اسی اجلاس میں ان ارکان کو کراچی بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

پنڈت نہرو نے آج استصواب کشمیر کے مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں استصواب رائے سے پہلے مہاجرین کا ابتدا نہایت ضروری ہے۔ نیز پاکستان پر الزام لگایا کہ پاکستان نے جنگ بند کر دینے کی صلح کی خلاف ورزیاں کی ہیں۔ واضح رہے پچھلے دنوں اتحادی کمیشن نے اپنے ایک خاص بیان میں اس امر کا اعتراف کیا تھا کہ شرائط متارکہ کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

آج صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز کے ممبر لالہ گردھر رام نے ایک بیان میں ہندوستان کو تلقین کی ہے کہ وہ اہل کشمیر کو آزادانہ استصواب میں اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے دیں اور رستہ نہ اٹکائے۔ آپ نے کہا ہندوستان کی طرف سے وادی کشمیر کے مسئلہ کو التوا میں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک مشہور سرحدی لیڈر ملک معا نگیر خان نے ایک بیان میں مسئلہ استصواب پر تبصرہ کیا ہندوستان کی طرف سے جو روڑے اس سلسلہ میں اٹکائے جا رہے ہیں۔ قبائلی اس کا بڑی گہری نظر سے جائزہ لے رہے ہیں۔ اور اس وقت کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ اب ان کے کشمیری بھائیوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

پاکستانی گورنر کے لئے مطالبہ

لاہور ۲۳ مئی۔ کل صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے۔ کہ صوبے میں کوئی پاکستانی گورنر مقرر کیا جائے۔ اس فیصلے میں کہا گیا ہے کہ صوبے کی اخلاقی، اقتصادی اور تہذیبی ترقی کے لئے اسلامی پالیسی کی ضرورت ہے اور دفعہ ۹۲-الف میں اس کے لئے مناسب مواقع میسر نہیں کر سکتے۔

سیالکوٹ ۲۳ مئی۔ کشمیر مسلم کانفرنس نے تین کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ اول مجلس عمل۔ پارلیمانی بورڈ اور رائے شماری کا بورڈ۔ پہلی کمیٹی کے صدر مولوی نور الدین دوسری کانفرنس کے قائمقام صدر مسٹر غلام عباس اور تیسری کے صدر چوہدری حمید اللہ ہوں گے۔

کیا روس اور مغربی یورپ میں مسئلہ جرمنی پر سمجھوتا ہو سکتا ہے

چار وزرائے خارجہ میں اہم کانفرنس

پیرس ۲۳ مئی (بی۔بی۔سی) آج برطانیہ روس اور امریکہ و فرانس کے وزرائے خارجہ کا وہ غیر معمولی اجلاس شروع ہو گیا جس پر یورپ کے امن کا انحصار سمجھا جاتا ہے۔ جرمنی کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے دسمبر ۱۹۴۷ء کے بعد یہ پہلی بڑی کوشش ہے۔ اپنے خیالات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے کل پہلے تینوں مغربی طاقتوں کی فرانسیسی دفتر خارجہ میں دو نشستیں ہوئی۔ جو بڑے مسائل ان کے بظاہر پیش نظر ہیں ان مسائل میں سے سب سے اہم یہ ہے کہ روسی اور مغربی ممالک مل کر معاشی اور سیاسی نصب العین کے لحاظ سے بٹے ہوئے جرمنی کے مسئلے کا کوئی حل ڈھونڈ سکتے ہیں۔

ریلوے بین المملکتی کانفرنس شروع ہو گئی

لاہور ۲۳ مئی۔ ریلوے سٹور کے سلسلے میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کانفرنس آج صبح ۱۰ بجے ریلوے کمیٹی روم میں شروع ہو گئی آج سٹور کمیٹی کا اجلاس بھی ہوا جس میں بڑھئی مشینری اور سٹور کی تقسیم پر گفتگو ہوئی پاکستانی وفد کی قیادت مسٹر نظام الدین اور ہندوستانی وفد کی مسٹر ڈیل کٹشو کر رہے ہیں۔

مختصر اور اہم

کراچی ۲۳ مئی۔ گیارہ دن کی بات چیت کے بعد پاکستان اور مصر کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل مصری وفد کے لیڈر محمود ذکی نے پاکستان کی محبت مہمان نوازی اور اخوت کو بہت سراہا۔

حیدر آباد۔ ۲۳ مئی حکومت حیدر آباد نے ایک کروڑ بارہ لاکھ روپیہ خرچ کر کے حیدر آباد اور سکندر آباد میں ٹیلیفون کے دو مزید ایکسچینج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سکیم دو سال میں مکمل ہو گی۔

رنگون۔ ۲۳ مئی۔ آج سرکاری فوج نے انسین کے اہم شہر پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر رنگون سے دس میل کے فاصلے پر ہے۔ اس شہر پر کرینی قبائل گذشتہ چار ماہ سے قابض تھے۔ یہ لوگ بھاگتے وقت اپنے دو سو زخمی اور بیمار چھوڑ گئے ہیں

لندن۔ ۲۳ مئی۔ روسی اخبار "سٹار" اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ مارشل سٹالین کے بیٹے کی شادی بہت جلد مولوٹوف کی لڑکی سے ہونے والی ہے۔ سٹالین کا یہ لڑکا ہوائی بیڑے میں میجر جنرل ہے۔

تین اشخاص جل گئے

راولپنڈی ۲۳ مئی۔ کل شام گجرات کے بڑے بازار میں آتشزدگی سے تین دکانیں اور تین آدمی جل کر راکھ ہو گئے۔ جانی نقصان کے علاوہ مالی نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ کا ہے۔ اس علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ پولیس گشت لگا رہی ہے۔ آگ آتشبازی کی وجہ سے لگی بتائی جاتی ہے۔ آگ پر فائر بریگیڈ پوری ڈیڑھ گھنٹہ کی جدوجہد سے بعد قابو پایا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہنی روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۵ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"آخری" کے معنی

"خاتم النبیین" کی بحث میں ہماری طرف سے اب تک سینکڑوں حوالے اس امر کے ثبوت میں پیش کئے جا چکے ہیں کہ خاتم کے معنے آخری کے نہیں ہیں۔ آج اردو کا ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ غیر احمدی "خاتم النبیین" کا اردو ترجمہ "آخری نبی" کیا کرتے ہیں۔ مگر "آخری" کے لفظ سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ چنانچہ "سیارۂ اقبال" کے نام سے مولوی محمد طاہر صاحب فاروقی ایم۔ اے صدر شعبہ فارسی و اردو آگرہ کالج نے ایک ضخیم کتاب ۱۹۳۸ء میں تالیف کی تھی۔ جو آجکل بھی عام طور پر ملتی ہے۔ اس کا دیباچہ پروفیسر حمید احمد خان صاحب اسلامیہ کالج لاہور نے لکھا تھا جس کے آخری پیراگراف میں موصوف فرماتے ہیں

"اقبال کی وفات پر لاہور کے ایک معتدل انگریز افسر نے اقبال کے ایک عقیدت مند دوست سے کہا۔ "تم نے ہندوستان کے آخری مسلمان کو سپرد خاک کر دیا۔"

اب بتلایئے اس "آخری مسلمان" کے لفظ سے کیا سمجھ لیا جائے۔ کہ اقبال کے بعد سطح زمین پر کوئی مسلمان باقی نہیں رہا؟

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

محمد اسمٰعیل پانی پتی

انتقال

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ محترم سیٹھ جی ایم ابراہیم صاحب کی صاحبزادی شیر بانو بائی صاحبہ انتقال فرما گئی ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور نہایت مخلص احمدی تھیں۔ احمدی احباب اور مستورات سے درخواست ہے۔ اور وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

تقریب نکاح

محمد حنیف صاحب ولد حکیم عبد الرحمٰن صاحب آف اوڈھاں حال ننکانہ کا نکاح زبیدہ بیگم صاحبہ بنت حکیم فتح محمد صاحب آف فیض اللہ چک حال ڈگری سندھ کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۲۰ مئی بروز جمعہ مسجد احمدیہ لاہور میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار خورشید احمد)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے

مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ معہ اہل بیت و خدام بخیر و عافیت ناصر آباد پہونچ گئے ہیں الحمد للہ

حضور کا ایڈریس یہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ
ناصر آباد اسٹیٹ۔ ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بخیریت کوئٹہ پہنچ گئیں

مکرم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر تمام احباب قافلہ بخیریت کوئٹہ پہونچ گئے۔ الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

پرسوں سے آپ کو بخار نہیں اور کھانسی میں بھی کچھ تخفیف ہے الحمد للہ مگر آنکھوں میں غبار بدستور بڑھ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ کریم جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ نیز کوئی دوست موتیا بند کے لئے کوئی مفید دوا اگر بتا سکیں۔ تو معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ حضرت مفتی صاحب کو مشورۃً تحریر فرما دیں۔ جزاکم اللہ۔ خاکسار۔ جلال الدین احمد قادیانی چنیوٹ

امراء و سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں

حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جو رقومات بغیر تفصیل کے ارسال کی جاتی رہی ہیں۔ وہ سیکرٹری صاحب مالی یا بھیجنے والے کے نام درج کی جاتی رہی ہیں۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ اکثر رقمیں جو سیکرٹری مال کے نام آئی ہوتی ہیں۔ وہ اصل میں افراد جماعت کی ہوتی ہیں۔ چونکہ عنقریب اخبار میں ان احباب کے نام کا اعلان کیا جانے والا ہے۔ جنہوں نے حفاظت مرکز کا وعدہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ عہدہ داران و احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ ارسال شدہ رقوم کی تفصیل نامواد سے مطلع کریں۔ اور ساتھ ہی کوپن نمبر مع تاریخ سے اطلاع دی جائے۔ تاکہ اشاعت میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ (نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھانجے عزیز امتیاز احمد کو لاہور میڈیکل کالج میں تعلیم پاتے ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے۔ اب اس کا آخری امتحان ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا اسکو کامیاب کرے۔ اور اس کا ڈاکٹر بننا سلسلہ اور تمام عزیزوں کے لئے مفید اور بابرکت بنائے آمین

خاکسار۔ زہرہ بیگم اہلیہ ماسٹر نذیر محمد ڈیرہ اسمٰعیل خان

(۲) ہمارا مولوی فاضل کا امتحان ۳۰ مئی کو شروع ہو رہا ہے۔ تمام دوست دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس امتحان میں کامیاب فرمائے۔

طلباء مولوی فاضل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۳) میری بڑی ہمشیرہ فاطمۃ الزہرا بنت سردار مصباح الدین صاحب کچھ عرصہ سے علیل ہیں اور دو بھائی بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ناصر الدین ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

(۴) خاکسار نے امسال ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دینا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

عثمان علی معرفت حافظ عبد العلی صاحب سرگودہا

(۵) خاکسار کے والد صاحب ۲۴، ۲۵ یوم سے صاحب فراش ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ علاوہ ازیں چوہڑکانہ اور شیخوپورہ میں جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس شر سے محفوظ رکھے۔

خاکسار ۳۰ مئی کو ادیب فاضل کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ عبد المجید غازی انبالوی چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

(۶) میرا بھانجہ عزیز ناصر احمد آنکھوں کی تکلیف سے سخت بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا

بقیہ صفحہ ۳

بھی نجات دہندہ مانتے ہیں۔ کہ اس نے ان کو لغو فرما دیا تھا شریعت کی لعنت سے آزاد کر دیا ہے۔ اور یہ تمام پولوسی عیسائیت کا کرشمہ ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے قطعاً شریعت موسوی کو منسوخ قرار نہیں دیا تھا۔ اور آپ اس پر اسی طرح عامل تھے۔ اور دوسروں کو عمل کرانا چاہتے تھے۔ جس طرح باقی بنی اسرائیلی انبیاء علیہم السلام

یورپ میں عیسائیت اسی وجہ سے جلد پھیل گئی۔ کہ وہ صرف عقیدہ اور چند مذہبی رسومات لے کر اس میں داخل ہوئی تھی۔ شریعت کے مشکل راستہ سے اسکو دوچار نہ ہونا پڑا۔ اور آج اسکے زوال کا بھی یہی باعث ہے۔ کہ جب لوگوں نے غیر معقول اعتقاد کے جوئے سے خلاصی پائی۔ تو وہ بالکل آزاد ہو گئے ہیں۔ کیونکہ کسی شریعت کی پابندی کے وہ عادی نہ تھے۔ جہاں کے دامن کو پکڑتے۔ وہ عیسائیت کے پھندے سے نکل کر سیدھے الحاد کی گود میں چلے گئے ہیں۔

فوجی احباب کے لئے

ہمارے فوجی دوست جلد از جلد نظارت بیت المال ربوہ کو اپنے اسماء مع رینک، موجودہ پتہ اور مستقل پتہ سے مطلع فرمائیں۔ تا فوجی احباب کی مکمل فہرست تیار کی جا سکے۔

نظارت بیت المال۔ ربوہ

دعا کی درخواست ہے۔ حفیظ الرحمٰن احمدی فرٹ ریلوے انجن شیڈ خانیوال

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری عطاء الٰہی صاحب احمدی جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بہت پرانے صحابہ کرام میں سے تھے۔ سالہا سال سے جماعت احمدیہ بنڈالہ میں امیر جماعت اور سیکرٹری مال وغیرہ کے طور پر سلسلہ کی خدمت کرتے چلے آ رہے تھے۔ ۱۲ دن بخار میں مبتلا رہ کر کوئی ۸۰ سال سے زائد عمر میں ۱۴، ۱۵ مئی ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب ۹½ بجے وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ امۃ المجید نصرت

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

روزنامہ "الفضل" لاہور

۲۴ مئی ۱۹۴۹ء

انبیاء علیہم السلام شریعت قائم کرنے کیلئے آتے ہیں

تمام انبیاء علیہم السلام خواہ وہ خود شریعت کے احکام لاتے ہوں یا نہ لاتے ہوں کسی نہ کسی الٰہی شریعت پر عمل کرانے اور اسکو اپنے اپنے مقررہ حلقہ اثر میں رواج دینے کے لئے ہی مبعوث ہوتے ہیں۔ بے شک ہر ایک نبی بشیر و نذیر کے لئے مبعوث ہوتا ہے لیکن اس کی دعوت صرف اسی امر تک محدود نہیں ہوتی۔ کہ وہ لوگوں کو صرف مبہم طور پر نیکی کی طرف بلائے اور بس بلکہ اسکی دعوت ایک خاص لائحہ عمل کی طرف ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے یا تو کسی پہلے نبی کی معرفت بھیجا ہوتا ہے۔ یا خود اس نبی کی معرفت بھیجتا ہے۔ یہ تو درست ہے کہ بغیر بشیر و نذیر کے کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اور ہر نبی کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ شریعت بھی لائے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ جب تک کوئی نبی کسی خاص لائحہ عمل کی طرف جو یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو نہ بلائے۔ یعنی جب تک وہ کسی شریعت کے قیام کے لئے کوشش نہ کرے۔ اس کی نبوت کوئی معنے نہیں رکھتی۔ دوسرے لفظوں میں نبی اس لئے نہیں آتے۔ کہ وہ اپنے مخالفوں کو نیکی کے راستوں پر چلنے کے لئے اکسائیں۔ اور ان کو اعمال کی جزا و سزا کی طرف توجہ دلائیں۔ بلکہ رسالت میں یہ بھی داخل ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کو بتائیں کہ نیکی کے طریقے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کئے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔

جو انبیاء علیہم السلام خود نئی شریعت لاتے ہیں۔ وہ اس شریعت پر خود بھی عمل کر کے دکھاتے ہیں۔ اور اس قوم کو بھی جس کی طرف وہ مبعوث ہوتے ہیں۔ اس شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ لیکن جو انبیاء علیہم السلام کوئی نئی شریعت نہیں لاتے۔ وہ پہلی شریعت کے قیام ہی کی کوشش کرتے ہیں۔ خود بھی اس پر عمل کر کے اپنا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور اپنی قوم کو بھی اسی پر عمل کی دعوت دیتے ہیں۔

کسی قوم کے حالات اور ذہنیت کے مطابق بعض وقت دو دو اور تین تین نبی بھی ایک ہی وقت اور ایک ہی قوم کی طرف مبعوث ہوتے رہتے ہیں۔ اور اگر دو یا تین میں سے ایک صاحب شریعت نبی ہوتا ہے۔ تو دوسرا یا دوسرے نبی اس شریعت کے قیام کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ جو پہلے نبی پر نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ شریعت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی حضرت ہارون علیہ السلام بھی اس شریعت کے قیام کے لئے کوشش فرماتے تھے۔ آپ کی نبوت صرف اسی قدر نہیں تھی۔ کہ آپ عام طور پر لوگوں کو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لئے فرمایا کریں۔ بلکہ آپ کا یہ بھی فرض تھا۔ کہ اس وقت موجودہ یعنی شریعت موسوی پر بنی اسرائیل کو قائم کریں۔ اور خود اس پر عمل کر کے اپنا نمونہ ان کے سامنے پیش کریں۔

ہم نے اس امر کو اتنی وضاحت سے اس لئے بیان کیا ہے کہ اکثر اقوام غیر تشریعی نبی کے فرائض کو سمجھنے میں غلطی کھا کر سیدھی راہ سے بھٹک جاتی ہیں۔ اس کی بہترین مثال عیسائیت میں ملتی ہے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام جیسا کہ خود موجودہ اناجیل سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ موسوی شریعت کے قیام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن قرآن کریم میں تو اس امر کو نہایت واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ آپ موسوی شریعت کو قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل شریعت کے پردہ میں سخت بداعمالیوں کے مرتکب ہو رہے تھے۔ شریعت کا ظاہرا خول تو باقی رہ گیا تھا۔ مگر اس کی روح مفقود ہو چکی تھی۔ اپنی حیلہ طرازیوں سے انہوں نے شریعت کو محض ایک کھلونا بنا رکھا تھا۔ بظاہر تو وہ بڑے متقی اور پارسا نظر آتے تھے۔ لیکن ان کے دل نہایت سیاہ ہو چکے تھے۔ بظاہر وہ بڑی بڑی لمبی نمازیں پڑھتے۔ اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ مگر در پردہ وہ ہر قسم کے گناہ کے مرتکب ہوتے تھے۔ بظاہر وہ شریعت کے چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عامل نظر آتے تھے۔ مگر شریعت کا کوئی حکم نہیں تھا۔ جس کو وہ محض اپنی نفسانیت کے لئے ناجائز طور پر استعمال نہ کرتے ہوں۔ ہیکل پر بڑے بڑے چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ مگر یہ چڑھاوے اس مال میں سے ہوتے تھے جو یتیموں اور غرباء سے بے ایمانی سے چھینا ہوا ہوتا تھا۔ اور ان بے ایمانیوں کو ڈھانپنے کیلئے چڑھائے جاتے تھے الغرض وہ منافقت کے مجسم پیکر تھے۔ اور اس فن میں انکو اس درجہ مہارت حاصل تھی۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پاک و مقدس شریعت کو اپنے لئے بظاہر ایک لعنت بنا لیا ہوا تھا۔ انہوں نے اس لائحہ عمل کو جو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ اس کی روح سے علیحدہ کر کے اپنے لئے اور بھی مضر رساں بنا لیا تھا۔

ایسے وقت میں ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی۔ کیونکہ وہ اپنی پاک شریعت کی اس طرح خرابی اب دیر تک نہیں دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے سلسلہ موسوی کے مسیح علیہ السلام کو جس نے از سر نو شریعت کی لاش میں زندگی کی روح پھونکنی تھی مبعوث کیا۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے ان کی انتہائی درجہ منافقت کا پردہ چاک کر ڈالا۔ اور ان کو بتایا۔ کہ تمہارے ظاہرا اعمال کوئی بھی معنے نہیں رکھتے۔ انہوں نے فرمایا کہ در اصل تم شریعت کو بدنام کر رہے ہو۔ تمہارا یہ ظاہرا تقدس اور شریعت کی پابندی محض فریب ہے۔ بنی اسرائیل کا زخم اتنی خطرناک صورت اختیار کر چکا تھا۔ اور بیماری اتنی بڑھ گئی تھی۔ کہ سخت سے سخت عمل جراحی کی ضرورت تھی۔ آپ کو بعض دفعہ ایسی تمثیلیں بیان کرنی پڑتیں۔ کہ جن کا مطلب بسا اوقات ان کے اپنے حواری بھی نہ سمجھ سکتے۔ اور آپ ان کو بعد میں سمجھاتے اگرچہ آپ نے صاف صاف فرما دیا تھا۔ کہ آپ شریعت کو منسوخ کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسکو پورا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ کا طرز کلام بنی اسرائیل کی بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے "لوہے کو لوہا کاٹتا ہے" کی قسم کا تھا۔ اس لئے اکثر لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ خاص کر علمائے یہود جو اپنے آپ کو شریعت کے اجارہ دار سمجھتے تھے۔ اور دین کے معنے صرف ظاہرا اعمال کی پابندی ہی سمجھتے تھے آپ کے انداز خطاب اور طریق دعوت سے نافہمی کا شکار رہتے۔ بے دینی کی جو عادات انہوں نے بنائی ہوئی تھیں۔ وہ ان کو قطعاً ترک کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ وہ آپ کی معمولی سی تمثیل کا بھی الٹ مطلب لیتے تھے۔ وہ اتنے ظاہر پرست ہو چکے تھے۔ کہ جب مسیح علیہ السلام نے کہا کہ میں مقدس یعنی ہیکل کو گرا کر تین دن میں از سر نو کھڑا کر دوں گا۔ تو اس کے معنے انہوں نے یہی لئے کہ اس اینٹوں اور پتھروں کی بنی ہوئی ہیکل کے متعلق فرما رہے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہودیوں میں ایک طائفہ آپ پر ایمان لے آیا تھا۔ اور آپ کی باتوں کو صحیح طور پر سمجھتا تھا۔ اور شریعت کا پابند تھا۔ لیکن چونکہ آپ نے بعض ایسی باتیں جو یہودیوں نے حقیقی شریعت میں اپنی طرف سے شامل کر لی ہوئی تھیں ترک کر دی تھیں۔ اور صرف اس خالص شریعت پر عامل تھے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ اس لئے آپ کے بعد تھوڑی مدت ہی میں خود آپ کے متبع بھی مغالطہ میں پڑ گئے۔ اور سمجھنے لگے کہ آپ نے در اصل موسوی شریعت کو منسوخ کر دیا ہے۔ چونکہ اناجیل جن میں آپ کی زندگی کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ آپ سے دو تین سو سال بعد میں تصنیف ہوئیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کی تعلیم میں تحریف ہو جاتی۔ اور اس کی صورت مسخ ہو جاتی۔ چونکہ آپ زیادہ تر تمثیلوں میں اپنا مطلب بیان فرماتے تھے۔ اور جہاں تک تاریخی شہادت سے معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے الفاظ اسی وقت ضبط تحریر میں نہیں لائے جاتے تھے۔ اس لئے زبانی سلسلہ روایت کے نقائص سے محفوظ نہیں رہ سکتی تھی۔

پھر یہودیوں سے مایوس ہو کر آپ کے حواری جب دوسری اقوام کی طرف جھکے۔ تو انہوں نے ان اقوام کی ذہنیت کے مطابق بنانے کے لئے آپ کی تعلیم کو اور بھی بدل دیا۔ جو باتیں آپ نے صرف یہودیوں کو مخاطب کر کے کہی تھیں۔ ان کا اطلاق عام کرنے کے لئے آپ کی تعلیم کا مفہوم تبدیل کرنا پڑا۔ چونکہ آپ کو یہودیوں کی ظاہر پرستی کا قلع قمع کرنے اور ان کے اعمال کا کھوکھلا پن دکھانے کے لئے مختلف پیرائے اختیار کرنے پڑتے تھے۔ آپ کے متبعین میں سے بھی بعض کا غلطی کھا جانا عین ممکن تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولوس نے تمام شریعت کو ہی لعنت کہہ دیا۔ اور الوہیت مسیح اور کفارہ کا عقیدہ گھڑ لیا اور اپنے ایک خواب کی بناء پر ان چیزوں کو بھی حلال قرار دے دیا۔ جو واقعی موسوی شریعت میں ممنوع تھیں۔ پولوس نے شریعت کے خلاف اتنا کچھ کیا۔ کہ اب باوجودیکہ پرانا عہد نامہ بھی عیسائیوں نے کتاب مقدس میں شامل کر رکھا ہے۔ لیکن در اصل اپنے آپ کو شریعت کا پابند نہیں سمجھتے۔ وہ مسیح علیہ السلام کو نہ صرف خدا کا بیٹا یا خدا ہی سمجھتے ہیں۔ جو صلیب پر چڑھ کر ان کے گناہ کا کفارہ بنا بلکہ وہ اسکو شریعت کا ناسخ بھی قرار دیتے ہیں۔ موجودہ عیسائیت کا تمام ڈھانچہ اسی بنیاد پر کھڑا کیا گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب عیسائیت محض چند غیر عقلی عقائد کا مجموعہ بن کر رہ گئی ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ عیسائی پرانے عہد نامے کو نہیں پڑھتے۔ اور اس سے متاثر نہیں ہوتے۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ وہ تمام شریعتوں کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کو اس معنے میں

(باقی دیکھیں صہ ۲ کالم ۴ پر)

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

(از سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم جلد اوّل مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

(۸)

اسی ضمن میں نجات اور قرب الٰہی کے حصول کا سوال آتا ہے۔ اکثر قوموں نے دنیوی اور اخروی امور میں بھی گویا ایک اجارہ داری کا رنگ اختیار کر رکھا ہے اور ایک خاص نسلی طبقہ کو خدا کا مقرب اور نجات کا مستحق قرار دے کر باقی سب کو عملاً محجوب اور مخذول گردانا ہے جسے کبھی بھی نجات اور قرب الٰہی کی ٹھنڈی ہوا نہیں پہنچ سکتی۔ مثلاً یہودی لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف ایک اسرائیلی نسل کا انسان ہی نجات کا مستحق ہے اور باقی سب لوگ خواہ وہ کیسے ہی نیک ہوں جہنم کا ایندھن ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں نے گو نسلی رنگ میں نجات کو محدود نہیں کیا (یہ صرف موجودالوقت عیسائیوں کا حال ہے ورنہ خود حضرت مسیح نے تو غیر اسرائیلی اقوام کو کتے کہہ کر دھتکار دیا ہے۔ مثلاً دیکھو مرقس باب ۱۷ آیت ۲۴ تا ۲۷) مگر بہت سے دینی حقوق و فرائض کو ایک خاص گروہ کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ جسے پریسٹ ہڈ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے چنانچہ عیسائیوں کے متعدد دینی امور بلکہ بعض تمدنی امور بھی ایک پریسٹ کی وساطت کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتے۔ اسی طرح ہندوؤں نے بعض دینی حقوق کو صرف برہمنوں کا ورثہ قرار دیا گیا ہے اور دوسرے لوگ اس سے محروم ہیں۔ گویا ان قوموں نے نہ صرف دوسری اقوام کو نجس اور پلید قرار دے کر دھتکار دیا ہے بلکہ خود اپنے اندر بھی دینی اور مذہبی امور میں ناگوار طبقات کا وجود تسلیم کر کے خدائی انعامات کو بعض خاص طبقوں کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے مگر اسلام کا دامن ان سب ناپاک جنبہ داریوں کے داغ سے پاک ہے بلکہ جس طرح اس نے دنیوی حقوق میں پوری پوری مساوات قائم کی ہے اسی طرح اس نے دینی امور میں بھی انصاف اور مساوات کے ترازو کو کسی طرح جھکنے نہیں دیا۔ چنانچہ اس بارے میں ایک اصولی قرآنی آیت اوپر کی بحث میں گزر چکی ہے جو یہ ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

(سورۃ الحجرات رکوع ۲)

یعنی "اے لوگو سن رکھو کہ تم میں خدا کے نزدیک زیادہ معزز اور زیادہ مقرب وہ شخص ہے جو زیادہ متقی اور زیادہ نیک اور زیادہ صالح ہے۔"

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قرب الٰہی کے حصول کے معاملہ میں کسی قوم یا کسی نسل کی خصوصیت نہیں بلکہ سب گورے کالے بڑے چھوٹے طاقتور کمزور مرد و عورت خدا کا قرب حاصل کرنے کے معاملہ میں برابر ہیں اور آگے آنے کے لئے صرف ذاتی تقویٰ اور ذاتی نیکی کی ضرورت ہے اور ان مختصر الفاظ میں خدا تعالیٰ نے یہ ارشاد بھی کر دیا کہ جب ہم بادشاہوں کے بادشاہ ہو کر سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنا قرب عطا کرنے میں ذاتی تقویٰ و طہارت کے سوا کسی اور بات کا خیال نہیں کرتے تو پھر دوسروں کو بدرجہ اولیٰ یہ چاہئے کہ ذاتی اوصاف کے سوا کسی اور بات پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھا کریں۔

پھر دینی امور میں جزا و سزا اور انعام و الزام کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝ (سورۃ الزلزال رکوع ۱)

یعنی "جو شخص بھی خواہ وہ کوئی ہو ایک ذرہ بھر بھی نیکی کرتا ہے وہ ہم سے اس کا اجر پائیگا (اور اس کا کسی خاص طبقہ سے تعلق رکھنا اسے نیک عمل کے پھل سے محروم نہیں کر سکتا) اور اسی طرح جو شخص بھی کوئی بدی کرتا ہے وہ اس کا خمیازہ بھگتے گا (اور اس کا کسی خاص طبقہ سے تعلق رکھنا اسے اس کی بدی کے نتیجہ سے بچا نہیں سکتا)۔"

پھر فرماتا ہے:

"وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ ؕ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝"

(سورۃ البقرہ رکوع ۱۳)

یعنی "یہودی اور عیسائی لوگ دعوے کرتے ہیں کہ کوئی شخص یہود یا نصاریٰ کے سوا جنت میں نہیں جا سکتا۔ یہ ان لوگوں کی محض خام خیالی ہے اور ایک ہوس سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ تو انہیں کہہ دے کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو تو کوئی دلیل لاؤ۔ ہاں بے شک جس شخص نے اپنے تئیں خدا کے سپرد کر دیا یعنی اس پر سچا ایمان لایا اور پھر نیک عمل کئے تو خواہ وہ کوئی ہو خدا سے اپنا اجر پائے گا۔ اور ایسے لوگوں کو خدا کے حضور کوئی خوف و حزن نہیں آئیگا۔"

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ نجات پانے اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے صرف قومی یا رسمی رنگ میں یہودی یا عیسائی یا کسی اور مذہب کی طرف منسوب ہونا ہرگز کافی نہیں بلکہ نجات اور قرب الٰہی کے لئے سچا ایمان اور عمل صالح ضروری ہے۔ پس جو شخص بھی یہ دو باتیں یعنی سچا ایمان اور عمل صالح اپنے اندر پیدا کرتا ہے تو پھر خواہ وہ قومی یا نسلی رنگ میں کوئی ہو وہ خدا کی طرف سے ثواب اور انعام کا مستحق ہوگا۔ یہ آیت ضمناً مسلمانوں کو بھی ہوشیار کرتی ہے کہ وہ محض مسلمان کہلانے پر تسلی نہ پائیں کیونکہ خدا تعالیٰ کو خالی ناموں سے سروکار نہیں بلکہ اس کی نظر حقیقت پر ہے۔

پھر دینی فرائض کی ادائیگی کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَءُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَکْبَرُھُمْ سِنًّا (ترمذی کتاب الصلوٰۃ) وفی روایۃ فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَءُھُمْ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

یعنی "اے مسلمانو! جب تم آپس میں فریضۂ نماز کی ادائیگی کے لئے اکٹھے ہو (جو اسلام میں سب سے اہم اور سب سے وسیع تر عبادت ہے) تو اس وقت اپنا امام بنانے کے لئے صرف یہ دیکھا کرو کہ تم میں سے قرآن کا علم کس شخص کو زیادہ حاصل ہے۔ پس جو شخص بھی قرآنی علم میں زیادہ ہو اسے نماز میں اپنا امام بنایا کرو۔ اور اگر چند آدمی علم قرآن میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو شخص سنتِ رسول کے علم میں زیادہ ہو اسے امام بنایا کرو اور اگر چند آدمی سنت کے علم میں بھی برابر ہوں تو پھر ان میں سے جس شخص نے خدا کی راہ میں پہلے ہجرت کی ہو اسے امام بنایا کرو اور اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو پھر جو شخص عمر میں زیادہ ہو اسے اپنا امام بنایا کرو۔ اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ نمازوں میں مسلمانوں کا امام ہر وہ شخص ہو سکتا ہے جو ان میں سے ہے اور کسی خاص طبقہ کی تخصیص نہیں مگر امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو دین کا زیادہ علم رکھتا ہے۔"

الغرض آنحضرت صلعم نے دین و دنیا کے ہر دو میدان میں حقیقی مساوات قائم فرمائی ہے اور سوسائٹی کی ہر ناواجب کشمکش کو جڑ سے کاٹ کر رکھ دیا ہے اور جسم اور روح دونوں کی اصلاح کی ہے اور یہ وہ مساوات ہے جس کی نظیر یقیناً کسی دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

چندہ حفاظت مرکز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء مطبوعہ میں چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس چندہ کی بار بار تحریک کو نا شرمندہ کر دیتا ہے۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں جماعت کے عیوب کو کھول رہا ہوں۔ کوئی دینی چیز کے عیوب کو نہیں کھولنا چاہتا۔ لیکن مجبور ہوں کیونکہ مجھے کام چلانا ہے اس لئے مجھے تحریک کرنی پڑتی ہے۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں ...."

وہ احباب جن کی طرف سے ان کا وعدہ سو فیصدی پورا وصول ہو گیا ہے ان کی پہلی قسط درج ذیل ہے۔ آپ بھی اپنا وعدہ سو فیصدی ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) خواجہ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ
۲۔ بابو محمد الدین صاحب "
۳۔ خواجہ محمد الدین صاحب "
۴۔ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب "
۵۔ صوفی الف دین صاحب "
۶۔ اقبال احمد صاحب "
۷۔ مستری عبد المجید صاحب "
۸۔ چوہدری اللہ دتہ صاحب "
۹۔ شیخ نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار "
۱۰۔ محترمہ فرحان بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب "
۱۱۔ خواجہ محمد جلال الدین صاحب "
۱۲۔ چوہدری فضل الدین صاحب "
۱۳۔ اے۔ بی ابراہیم صاحب "
۱۴۔ میاں اللہ دتہ صاحب۔ سیالکوٹ
۱۵۔ چوہدری عبد اللہ صاحب "
۱۶۔ قریشی محمد اسلم صاحب "
۱۷۔ میاں غلام محمد صاحب "
۱۸۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب "
۱۹۔ محمد ضیاء الدین صاحب "
۲۰۔ بابو محمد حنیف صاحب "
۲۱۔ میاں کرم الٰہی صاحب "
۲۲۔ حکیم اللہ دتہ صاحب درگانوالی سیالکوٹ
۲۳۔ عبد العزیز صاحب ڈسکہ "
۲۴۔ مستری غلام محمد صاحب "
۲۵۔ عبد العزیز صاحب واقف زندگی ڈسکہ سیالکوٹ

نظارت بیت المال

افریقہ کے علاقہ بلجیئن کانگو میں تبلیغ اسلام

(از مکرم مختار احمد صاحب ایاز)

دسمبر ۱۹۴۸ء میں مکرم ایاز صاحب نے ایام رخصت وقف کئے تھے۔ میں نے انہیں یہ دن بلجیئن کانگو میں گذارنے کے لئے کہا۔ اور وہاں کے حالات اور تبلیغی سروے پر رپورٹ مرتب کرنے کے لئے ہدایت کی تھی۔ برادرم موصوف نے وہاں کے حالات پر یہ مختصر رپورٹ کانفرنس منعقدہ نیروبی میں پڑھ کر سنائی جو میں سمجھتا ہوں کہ قارئین الفضل کے لئے بھی دلچسپی کا موجب ہوگی اس لئے درج ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

اس تبلیغی سفر کی غرض و غایت و مدعا و مقصد یہ تھا۔ کہ ملکی حالات کا بغور مطالعہ کر کے یہ معلوم کیا جائے۔ کہ آیا حکومت کی طرف سے تبلیغ اسلام و قیام احمدیہ مشن میں کوئی امر سد راہ ہے؟ اگر فی الواقع حکومت کا رویہ یا دیگر موانعات حائل ہوں۔ تو ایسے وسائل و ذرائع اختیار کئے جائیں۔ جن سے یہ رستہ صاف ہو جائے۔ اور تبلیغ احمدیت کے لئے زمین تیار کی جائے۔ سو میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں۔ کہ اس لحاظ سے میرا یہ سفر کامیاب رہا۔ اور قلوب میں ایک خفیف سی حرکت جو آثار صحت و زندگی پر دلالت کرتی ہے پیدا ہو گئی۔ اور میں بفضلہ تعالیٰ امید رکھتا ہوں۔ یہ حرکت احمدیت کے لئے طاقت و قوت کا باعث بن جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس ملک کی عنان حکومت بلجیئن قوم کے ہاتھ میں ہے۔ جن کی طبائع و اخلاق انگریز قوم سے بالکل مختلف ہیں۔ وہ وسعت اخلاق و فراخ دلانہ وسعت قلبی اور رحم و ملاطفت۔ اور انصاف پسندی جو انگریزوں میں پائی جاتی ہے۔ بلجیئن قوم میں نہیں پائی جاتی۔ آزادی ضمیر۔ آزادی تبلیغ اور آزادی پریس ایسے بنیادی حقوق جو برٹش امپائر میں رعایا کو حاصل ہیں۔ اس بڑے کو چک میں کیا اصل باشندے اور کیا غیر ملکی لوگ وغیر بلجیئن ان حقوق سے یکسر محروم ہیں۔ حکومت عملاً رومن کیتھولک مشنریز کے ہاتھ میں ہے سب سیاہ، سفید انہیں "مالکان تقدیر" کے ہاتھ ہے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ اگر کوئی گورنر یا گورنر جنرل ان کی منشاء کے خلاف کوئی کارروائی کرے تو یہ اس کا تبادلہ کرا دیتے ہیں۔ اور اس پر بھی قادر ہیں۔ کہ اس کو برطرف کرا دیں۔ مسلمان ملکی غیر ملکی اس قدر مرعوب و ہراساں ہیں کہ تبلیغ اسلام علی الاعلان کرنا ان کے خیال میں ارتکاب جرم یا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنے والا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عاجز نے اس منتر کا سنہ زندگی و بدلی کر توڑا۔ اور ہز ایکسی لنسی گورنر کو لکھ کر ان کو تبلیغ کی۔ اور ان کی وساطت سے گورنر جنرل Leopold Ville کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کی ایک کاپی معہ ایک خط ارسال کیا جس میں جماعت احمدیہ سے تعارف کرانے کے علاوہ جماعت احمدیہ پر آمدہ مصائب کا بھی ذکر کیا۔ کہ کس طرح اسے ہندوستانی فوج نے اپنا مرکز چھوڑنے پر مجبور کیا۔ سب سے بڑی اسلامی حکومت پاکستان کے ساتھ بلجیئن حکومت کے خوشگوار تعلقات کو سراہتے ہوئے نئے سال (۱۹۴۹ء) پر مبارکباد پیش کی۔ گورنر اور میئر آف اچن کی وساطت سے گورنر جنرل کو مجوزہ بالا خط اور قرآن شریف پیش کیا گیا ہے قریباً ایک گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں لٹریچر احمدیت سے تعارف کرایا گیا۔ سے مختلف مشنوں کا کام دکھلایا۔ قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی ٹائپ شدہ کاپی بھی انہیں دکھائی۔ گورنر موصوف بہت متاثر ہوئے۔ اور عزت و احترام سے پیش آئے۔ حکومت کی زبان فرانسیسی ہے۔ سوائے گورنر موصوف کے کوئی انگریزی دان ہمارے ہمکر (؟) میں نہیں۔ انگریزی سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ Good morning کہا جائے۔ تو جواب ندارد۔ اگر سواحیلی زبان میں کلام کیا جائے تو خوشی سے جواب دیتے ہیں۔ گورنر کی خدمت میں رسالہ Islam اور رسالہ "افتتاح مسجد الفضل لنڈن" ایک خط کے ساتھ پیش کیا گیا۔ گورنر موصوف کا جواب فرانسیسی زبان میں ملا ہے۔ جس میں انہوں نے اظہار تشکر کرتے ہوئے احمدیت کی ترقی اور پاکستان کی سربلندی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار فرمایا ہے۔

میں نے گورنر کی ملاقات سے یہ اخذ کیا ہے کہ حکومت علی الاعلان احمدیہ مشن کے قیام میں حارج و حائل نہ ہوگی۔ بلکہ گورنر نے تو دینی رواداری کی پالیسی کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہم آپ کے چیف مشنری کو ملکر خوش ہونگے۔ بہرحال اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم اس مسئلہ کو باقاعدہ طور پر حل کریں۔

بلجیئن کانگو کے اصلی باشندوں کی تعلیم میں پسماندگی کی سیاسی ذمہ داری حکومت پر ہے۔ بالخصوص مسلمانوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ مسلمان باشندوں کی ایک علیحدہ بستی ہے۔ اور وہ ادنیٰ حصہ افراد سے انصاف سے باہر ہے۔ ایک سکول مسلمانوں کے لئے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کی عمارت سکول کی نسبت اصطبل سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ عمارت ادنیٰ۔ انتظام تعلیم ناتسلی بخش۔ مگر بلجیئن گورنمنٹ اتنا کام کر کے بری الذمہ ہو گئی ہے۔ اور مسلمان افریقن اور ہندی اور پاکستانی سب خاموش۔ دم بخود اور بہر لب ہیں U.N.O کے کمیشن نے شکایات پیش کرنے کے لئے ان لوگوں کو انجمنی موقع دیا بلکہ حکام سے علیحدہ ہو کر ان کے پاس جا کر شکایات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ مگر ان لوگوں کی پست ہمتی اور بزدلی کی وجہ سے کمیشن شکایات معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مسلمان افریقن وغیرہ افریقن سب تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ کوئی باقاعدہ مدرسہ یا سکول مروجہ علوم و دینی تعلیم کے لئے نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے۔ جو باوجود ضرورت محسوس کرنے کے سکول قائم کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر سکول قائم ہو جائے۔ اور گورنمنٹ Aid دینے سے انکار کرے۔ تو وجہ شکایت ہو سکتی ہے۔ مگر جب خود مسلمانوں پر ہی جمود و تعطل کی حالت طاری ہو تو گورنمنٹ کو ہی متہم کرنے کا کیا معنی دارد جبکہ اسمٰعیلیوں نے اپنا سکول قائم کیا ہوا ہے۔ اور وہ بخوبی چل رہا ہے۔ ہندوؤں نے بھی ایک انڈین پبلک سکول قائم کیا ہوا ہے مسلمانوں میں تنظیم نہیں۔ اور تشتت و افتراق نے ان کو کمزور و بے رعب بنا دیا ہے۔ جغرافیائی حیثیت سے یہ بڑا کوچک (بلجیئن کانگو) چھ صوبوں پر مشتمل ہے۔

عاجز ان میں سے صرف ایک صوبے کا دورہ کر سکا اس صوبہ کے صدر مقام کے علاوہ متعدد دیگر مقامات پر ملاقاتوں اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی۔ فرانسیسی لٹریچر کی اس علاقہ میں بہت مانگ ہے۔ اور تعلیمیافتہ طبقہ اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ چنانچہ جب میں Kundi گیا بادشاہ کو ملا۔ تو اس نے بھی یہی خواہش کی۔ کہ اسلام اور احمدیت پر فرانسیسی زبان میں اگر کوئی لٹریچر ہو تو بہم پہنچایا جائے۔ بادشاہ مذکور نے وعدہ کیا۔ کہ وہ بخوشی اس کا مطالعہ کریں گے۔ یہ نام نہاد بادشاہ مذہباً عیسائی ہے اور دنیا کے عجائبات میں سے ہے۔ دراز قد۔ قوی ہیکل اور مہیب شکل۔ مگر اخلاق کے لحاظ سے ملنسار اور خوش خلق۔ Rwanda کے بادشاہ کی خدمت میں لٹریچر بھیجا گیا۔ میں خود ان کے صدر مقام Kitega میں نہ پہنچ سکا۔

یہاں کا پریس زیادہ تر کیتھولک مشن کے قبضہ میں یا ان کے زیر اثر ہے۔ ایک دو سواحیلی اخبار بھی نکلتے ہیں۔ بلجیئن کانگو میں تناسب آبادی حسب ذیل ہے۔

رومن کیتھولک ۸۴ فی صدی۔ پروٹسٹنٹ دس فی صدی۔ مسلمان ۲ فی صدی۔ بے دین پچاس فی صدی۔

یہ امر بھی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ بلجیئن کانگو میں نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی ایک سے ملاقات ہوئی۔ یہ لوگ بسلسلہ تجارت یا ملازمت یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اچھے فہیم اور شائستہ معلوم ہوتے ہیں۔ اگر ہمارا مستقل مشن اس علاقہ میں قائم ہو جائے۔ تو دونوں مشنوں (مغربی و مشرقی افریقہ) میں ضابطہ اور الحاق قائم کیا جا سکتا ہے۔ ذرائع آمد و رفت اس ملک میں ٹانگانیکا سے زیادہ بہتر اور سہل ہیں۔ آب و ہوا بھی خوشگوار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ اور اس معمولی اور خفیف سی حرکت میں اس قدر برکت دے کہ مردہ زندگی پائیں اور اکناف عالم سے دوڑ دوڑ کر اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ اور سلامتی اور امن و امان پائیں۔

مادر علم اولڈ گرلز ایسوسی ایشن کا قیام!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت گرلز ہائی سکول بمقام نصرت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نئے مرکز پاکستان میں جاری ہو گئے ہیں پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک تمام کلاسز کھل گئی ہیں۔ اور پڑھائی کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور ساتھ ہی باہر سے آنے والی لڑکیوں کے رہنے کا بھی انتظام ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ نوازش و شفقت ربوہ میں ایک رہائشی مکان جہاں کہ حضور جلسہ کے ایام میں فروکش ہوئے تھے سکول کے لئے مرحمت فرمایا ہے۔ اس کے ہمراہ لڑکیوں کی کھیلوں اور ورزشوں کے لئے ایک وسیع پردہ دار احاطہ ہے۔ اور حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس احاطہ کے ساتھ ہی معلمات کے لئے بارہ رہائشی کوارٹر تعمیر کئے جائیں۔ طالبات کی تعداد بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ تجویز ہے۔ کہ مادر تعلیم کی ترقی اور اس کے ساتھ اس کی قدیم طالبات کے روابط کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول اولڈ گرلز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ امید ہے کہ جن طالبات نے اپنی اس مرکزی تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کی ہے ان کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہو گی۔ اور وہ جلد خاکسار کو اپنے اور اپنی سہیلیوں کے پتوں سے جنہوں نے اس ادارہ سے تعلیم حاصل کی ہے۔ اطلاع دیں گی۔ تاکہ باقاعدہ طور پر مجلس کی تشکیل عمل میں لائی جا سکے اور عہدہ داروں کا انتخاب کیا جا سکے۔

(امۃ الرحمٰن عمر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

شکریۂ احباب!

خاکسار کی لڑکی امۃ الرحمٰن مرحومہ کی وفات پر بہت سے بھائیوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں بذریعہ اخبار ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو اس کی جزا سے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین:-

(خاکسار۔ شیخ غلام حسین احمدی لدھیانوی از کراچی)

تپدق کی دوائی

از ایم رٹ سے سیکبتر از ڈبلیو، ایچ اور ہیڈ کوارٹر جنیوا

آج سے چند سال قبل، تپ دق، گردن توڑ بخار (سے نن جائی ٹس) اور تپدق کی دوسری شدید قسموں کے مریضوں کا جانبر ہونا قریب قریب ناممکن تھا۔ لوگوں، بالخصوص بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس مرض میں مبتلا ہو کر موت کا شکار ہو جاتی تھی، اور چونکہ یہ بیماری ہمیشہ جان لیوا ثابت ہوتی تھی، اسلئے ڈاکٹروں کا اس کے علاج کے لئے کوشش کرنا بھی بے کار ثابت ہوتا تھا۔

جب ۱۹۴۳ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ویکمن نے اسٹرپٹومائی سین ایجاد کی تو اس سے امید کی ایک نئی کرن پھوٹی۔ پے نی سلین کی طرح اسٹرپٹومائی سین بھی پھپھوندی سے تیار کی جاتی ہے، اور تپ دق کے جراثیم کی نشو و نما کو روکنے میں قطعی طور پر موثر ثابت ہوئی ہے بلکہ اس امر کی کسی قدر شہادت بھی موجود ہے کہ یہ جراثیم کو سرے سے ہلاک بھی کر سکتی ہے تجربہ گاہوں میں بڑی احتیاط سے تجربات کرنے اور اس دوا کو جانوروں پر آزمانے کے بعد اسے انسانوں کو استعمال کرایا گیا۔ چنانچہ دیکھا گیا۔ کہ تپ دق کی ان مختلف قسموں میں جو اب تک ڈاکٹروں کے لئے پریشانی کا موجب تھیں۔ یہ دوا بہت مؤثر ثابت ہوئی اور جیسا کہ توقع تھی تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا بھر میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ چنانچہ دنیا کے متعدد حصوں سے ہر ماہ یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ تپ دق کی بعض قسموں میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

تپ دق کے علاج کے سلسلہ میں اگرچہ اسٹرپٹومائی سین کی صحیح افادی حیثیت ابھی تک متعین نہیں ہوئی تاہم کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے ہزاروں مریضوں کی ڈھارس بندھ گئی ہے۔ آج سے چند سال قبل اس قسم کے مریضوں کو لاعلاج سمجھ کر موت کی گھڑیاں گننے کے لئے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ اس دوا سے گردن توڑ بخار (ٹبر کلوسس سے نن جائی ٹس) کے مریضوں کی شرح اموات میں، بعض صورتوں میں، پچاس فی صدی تک کمی کی جا سکتی ہے، اسی طرح پھیپھڑوں کے بعض شدید قسم کے امراض میں بھی یہ دوائی بہت حد تک مؤثر ثابت ہوئی ہے اور بعض مریض بالکل تندرست ہو گئے ہیں

کہنہ قسم کے امراض میں بھی اس کے اچھے اثرات نمودار ہوئے ہیں۔ تاہم وہ بہت زیادہ خوش کن نہیں ہیں اور من حیث المجموع کہا جا سکتا ہے، کہ مرض جتنا پرانا ہو گا، اسٹرپٹومائی سین سے اس کا کامیاب اور مستقل علاج اتنا ہی مشکل ہو گا تپ دق کی ان قسموں میں جن کا اثر گلے اور نرخرے کی نالیوں پر ہوتا ہے۔ اس دوا کے حیرت انگیز اثرات نمودار ہوئے ہیں۔

پھیپھڑوں کی بیماریوں میں مبتلا لوگوں کے ایکسرے فوٹو دیکھنے سے اس امر کا عینی ثبوت ملا ہے کہ اسٹرپٹومائی سین تپدق کے مرض کو بڑھنے سے روک سکتی ہے۔

بد قسمتی سے اسٹرپٹومائی سین میں بعض خامیاں بھی ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے اسے استعمال کیا ہے ان میں سے متعدد کو دوران سر، بہرہ پن اور گردے کی تکلیف شروع ہو گئی۔ بعض صورتوں میں یہ بھی ہوا کہ بے احتیاطی سے اس دوا کو چھونے سے جلد پر چھپھولے پڑ گئے۔

اسٹرپٹومائی سین کا سب سے بڑا نقص شاید یہ ہے کہ مریض کے جسم میں تپدق کے جراثیم دوا کا مقابلہ شروع کر دیتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مریضوں کو یہ دوا استعمال کرائی جاتی ہے تو متعدد صورتوں میں ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے۔ جب کہ بیماری کے جراثیم پر اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ ایسی صورتوں میں ضروری ہے کہ اس کا مزید استعمال ترک کر دیا جائے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کا مریض اس مفید دوا سے مزید فائدہ اٹھانے سے محروم ہو جاتا ہے۔ ابتدائی تجربات کے دوران میں دوا کی خوراک غالباً بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن مزید تجربات کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ تھوڑی خوراک بھی خاطر خواہ اثر کرتی ہے اور اس سے دوسری پیچیدگیاں بھی پیدا نہیں ہوتیں۔ قارئین کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ ادویہ تیار کرنے والے کیمسٹ اب معتدل قسم کی اسٹرپٹومائی سین تیار کر رہے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ اس کے سب نہیں تو کچھ مضر اثرات ضرور دور ہو جائینگے۔

قبل ازیں اس کا ایک اور نقص یہ بھی تھا کہ اس پر لاگت بہت آتی تھی آج سے دو سال قبل اس دوا کو صرف چند بڑے بڑے حکام یا دہ سے دہ افراد ہی استعمال کر سکتے تھے جو آٹھ سے دس ڈالر یومیہ متواتر کئی مہینوں تک خرچ کر سکتے ہوں۔ لیکن آج کل اس کی قیمت پہلے کی بہ نسبت بہت کم ہے اور دن بدن کم ہو رہی ہے۔ چنانچہ اب عوام بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے

صحت کے عالمی ادارہ کا اسٹرپٹومائی سین سے مفید دوائی کی طرف متوجہ ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ ۱۹۴۶ء میں نیو یارک میں ایک خاص کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، اٹلی، یونان، فرانس اور بلجیم کے وہ ماہرین شامل ہوئے۔ جنہوں اسٹرپٹومائی سین کے متعلق تجربات کئے تھے۔ ان نمائندوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نیو یارک کے ہسپتالوں اور تجربہ خانوں کے کارکنوں سے مشورے کئے۔ غرض خوب غور و خوض کے بعد ان لوگوں نے بعض نتائج مرتب کئے جنہیں حال ہی میں ایک رپورٹ کی صورت میں صحت کے عالمی ادارے کے انتظامیہ بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس کانفرنس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ساری دنیا میں اسٹرپٹومائی سین سے متعلق علم و تجربہ کے تجزیہ اور اسکی مناسب جانچ پڑتال کی غرض سے معلومات کے تمام ذخیرہ کو باضابطہ اور ہم آہنگ طریقہ سے ضبط تحریر میں لایا جائے۔ اس قسم کے نظام کے لئے نہ صرف ریاضیات جیسا کہ اعداد و شمار صحت عامہ کے میدان میں ماہرین کو مشترکہ طور پر منصوبہ بندی کرنے اور اشتراک عمل سے کام لینے کی ضرورت ہو گی بلکہ کلینک میں کام کرنے والے ان ماہرین کی خدمات کی بھی ضرورت ہو گی۔ جو اسٹرپٹومائی سین استعمال کرانے کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تعلیم کی غرض سے کانفرنس نے مریضوں کی عمر، ان کے طریقہ انتخاب، مرض وغیرہ کی مدت اور کیفیت کے بارے میں بعض معین اصول اور معیار مقرر کئے ہیں تاکہ تعلیمی سہولتیں مہیا کی جا سکیں۔ اس سے قبل نہ کبھی تجربات کو ہم آہنگ طریقہ سے ضبط تحریر میں لایا گیا ہے اور نہ ان کے نتائج کو باضابطہ طور پر مرتب کیا گیا ہے۔

صحت کی عالمی کانفرنس کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی اس کانفرنس کے سب سے زیادہ اہم فیصلے غالباً وہ ہیں۔ جن میں اس امر کی تصریح کی گئی ہے کہ یہ دوا ہر قسم کے تپ دق کا علاج نہیں ہے۔ بہت سی باتوں کا حل ابھی باقی ہے۔ مثلاً اس کی زیادہ سے زیادہ خوراک کتنی ہونی چاہیئے۔ جس سے مریض کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ اور سمیت کے کم سے کم اثرات ظاہر ہوں۔ اسی طرح یہ امر بھی ابھی حل طلب ہے کہ کونسی دوسری ادویہ اس کے ساتھ بدرقہ کے طور پر استعمال کی جائیں تاکہ مجموعی اثر بیماری کو دور کرنے میں مفید ثابت ہو۔

غرض کانفرنس کی رائے یہ تھی کہ اس دوا سے متعلق تحقیقات کے کام کو پورے زور کے ساتھ جاری رکھا جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر یہ سفارش کی گئی۔ کہ یہ دوا بالواسطہ یا بلاواسطہ تحقیقاتی مراکز کو مہیا کی جائے۔ اسی طرح دنیا بھر کے جراثیمی اور کلینکی تحقیقات کے مرکزوں میں کام کرنے والے ماہرین کے مبادلہ کا انتظام کیا جائے اور ان مرضوں کے ساتھ فوراً البطرتی کر دکھا جائے جو اسٹرپٹومائی سین اور دوسری جراثیم کش ادویہ تیار کرتی ہیں تاکہ صحت کے عالمی ادارے کو برآمدی اغراض کے لئے ان ادویہ کی رسد کی صورت حال کا علم رہے۔ اور اسے یہ بھی معلوم ہوتا رہے کہ کونسی نئی ادویہ دستیاب ہو سکتی ہیں۔ کانفرنس نے سب سے زیادہ اس امر پر زور دیا کہ اسٹرپٹومائی سین کو ان مریضوں پر استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ جو علاج کے مروجہ طریقوں سے صحت مند ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ بہت کم مقدار میں مہیا ہوتی ہے۔ اس لئے اسے صرف ایسے مریضوں کے علاج میں صرف کرنا چاہیئے۔ جن کے متعلق یہ توقع ہو کہ انہیں دوائیں دینے کے علاج میں افاقہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر یہ موذی مرض اپنے آخری منازل میں ہو اور اس کے مریض کو بہت گھلا دیا ہو۔ تو یہ دوا کارگر نہیں ہو سکتی۔

ماہرین اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ جو اوپر بیان کیا گیا۔ انھوں نے اس جراثیم کش دوا کی خوبیوں کو تسلیم کیا ہے۔ لیکن اسکی خامیوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ تاکہ لوگوں اور بالخصوص مریضوں کے دلوں میں اسکے متعلق بے جا خوش اعتمادی نہ پیدا ہو جائے اور وہ یہ خیال کرنے لگیں۔ کہ بالآخر ماہرین نے اکسیر اعظم کو دریافت کر لیا ہے ایک نہایت اہم قدم اٹھایا جا چکا ہے۔ لیکن منزل مقصود پر پہنچنا ابھی باقی ہے

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی آمدمیں کمی

احباب جماعت سے عموماً اور عہدیداران مقامی سے خصوصاً گذارش ہے کہ وہ اپنے ذمہ چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص اور فوری توجہ فرمائیں۔ گذشتہ ہفتہ دو تین دن ایسے آئے کہ آمد بالکل برائے نام رہی۔ ایک دن چندہ عام اور حصہ آمد کی کل آمد ۲/۸ روپیہ ہوئی۔ جبور روزانہ کم از کم اڑھائی ہزار آمد ہونا ضروری ہے۔ اس بارہ میں علیحدہ چٹھی بھی بھجوائی جا رہی ہے۔

نظارت بیت المال ربوہ

رمضان المبارک قریب آرہا ہے
حفاظ کرام اپنے نام پیش فرمائیں!

احباب کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ہمیشہ مرکز کی طرف سے حفاظ کو بیرونی جماعتوں میں نماز تراویح کی غرض سے بھجوایا جاتا ہے۔ حفاظ کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ براہ کرم اپنے اپنے اسماء سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ انہیں مناسب جماعتوں میں بھجوایا جا سکے۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت

مفید معلومات

پاکستان میں ایک نجی کمپنی قائم کی گئی ہے جو طیاروں کے انجنوں اور فریموں کی مرمت کرے گی اس کمپنی کے بیشتر حصے حکومت پاکستان نے خریدے ہیں۔ مرمت کے انتظام کی تکمیل کے بعد یہی طیارہ سازی کی صنعت کے لئے اساس کا کام دے گی۔

کراچی کے ہوائی اڈے کو زبردست بین الاقوامی اہمیت حاصل ہے صورت کے بعض حصوں میں طیاروں کی آمد و رفت کی جتنی گھما گھمی اس ہوائی اڈے میں ہوتی ہے۔ اتنی دنیا کے کسی ہوائی اڈے میں نہیں ہوتی۔

ہوابازی کی ابتدائی تربیت ہوابازی کے کلبوں میں دیجاتی ہے جنہیں حکومت مالی امداد دیتی ہے۔ "اے" سرٹیفکیٹ امیدواروں کو اس وقت دیاجاتا ہے۔ جب وہ پچیس گھنٹہ تک ہوائی جہاز اڑانے کے قابل ہوجائیں۔

"بی" ہوابازی کیلئے "بی" لائسنس حاصل کرنے کے لیئے "اے" سرٹیفکیٹ کے بہ نسبت ہوابازی کی زیادہ مہارت درکار ہوتی ہے۔ اور اسے حاصل کرنے کے بعد امیدوار "تجارتی ہوابازی" میں حصہ لے سکتا ہے۔ پاکستان میں ہوابازی کی تربیت ان تین "کلبوں" میں دی جاتی ہے۔ جو کراچی۔ لاہور۔ اور ڈھاکہ میں قائم ہیں۔

برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے پاکستان کو ۸ ایمبولنس کاریں اور ایک متحرک دواخانہ پیش کیا گیا ہے۔

اس سے پہلے برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی پاکستان کو ۶۰۰ بستروں والے چار مکمل ہسپتال دے چکی ہے۔ جن میں ۶۰۰۰ مہاجر مریضوں اور ۸۵۰۰۰ عام مریضوں کا علاج کیا گیا۔

تپ دق کی خاص دوا "اسٹریپٹو مائی سین" کی خوردہ فروشی کی قیمت ۳ روپیہ ۱۲ آنہ فی گرام کر دی گئی ہے۔ تھوک فروشی کی قیمت ۳ روپیہ ۴ آنہ فی گرام ہے۔

پاکستان اور مکانات کی تعمیر کا مسئلہ

(ایک برطانوی شہری کے قلم سے)

لاہور ۲۴ مئی:۔ مکانوں کی گنجائش ایک مسئلہ ہے۔ اور ان کی تعمیر دوسرا۔ پاکستان ان دونوں مسائل میں دلچسپی لیتا ہے۔ صرف یہی ضروری نہیں۔ کہ مکانات کی تعمیر علیٰ الاعلان ہو۔ ضرورت یہ ہے کہ مکان اچھے بنیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ مسئلہ صرف پاکستان کا نہیں۔ زمانہ قدیم سے انسان اس کوشش میں رہا ہے۔ کہ وہ مکانات بنانے کے نت نئے طریقے معلوم کرے۔ نیا سامان استعمال کرے۔ اور پرانے طریقوں اور پرانے سامان میں تبدیلیاں کرے۔ اس میں انسان کی کامیابی یا ناکامی کسی ملک کی تعمیراتی روایات کا ایک جزو بن گئی ہے۔

بہر حال تعمیراتی طریقوں کی عوام کی طرف سے حکومت کی تنظیم ایک نئی بات ہے۔ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد جب مکانات کی قلت محسوس ہوئی۔ تو برطانیہ نے تعمیرات میں ریسرچ کا سلسلہ شروع کیا۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں لوکل گورنمنٹ بورڈ کے ایماء پر اس سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ کچھ ریسرچ نیشنل ریسرچ لیبارٹری میں کی گئی۔ لیکن اس محکمے کو زیادہ سے زیادہ کام اپنے ذمہ لینا پڑا۔ پہلے لندن کے قریب ایسٹ ایکٹن اور بعد میں واٹ فورڈ کے پاس یہ کام شروع ہوا۔ سب سے پہلے عماراتی سامان۔ اس کی تیاری۔ اس کی خوبیوں میں شور دغل کس طرح دور کیا جائے۔

اور معیار کے تناسب اور استعمال کے طریقوں کا مطالعہ کیا گیا۔ اس کے جو نتائج نکلے۔ وہ ساری کامن ویلتھ میں مکان تعمیر کرنے والے اداروں کے لئے مفید ثابت ہوئے۔ اسی ادارے نے فولاد اور کنکریٹ کے استعمال کے طریقے معلوم کئے۔ لیکن مکانوں کے مسئلے میں صرف تعمیر ہی نہیں۔ دوسرے پہلو بھی قابل توجہ ہیں۔

اچھے مکانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ رہنے والوں کی آسائش اور آرام کا مرکز ہوں۔ مثلاً سرد ملکوں میں مکانوں میں حرارت پیدا کرنا آسان ہونا چاہیئے۔ روشنی کا انتظام اچھا ہو۔ اور ایک حد تک خاموشی اور سکون بھی ضروری ہے۔ اس ادارے نے ان مسائل کی طرف بھی توجہ دی۔ جب کام بڑھتا گیا۔ تو صرف مکانوں کی ہی نہیں۔ بلکہ سکولوں کی عمارتوں سڑکوں اور بڑے بڑے بندوں کی تعمیر کی تحقیق بھی شروع ہو گئی دوسری عالمگیر جنگ کے بعد اس ادارے نے خاص طور پر بنائی ہوئی بڑی عمارات کے بعض مسائل کی جانچ پڑتال کی۔ اور برطانیہ کے اس اہم مسئلے پر خاص زور دیا گیا کہ چھوٹے مکانوں میں کس طرح سے خرچ کے ساتھ حرارت پیدا کی جائے۔ اس کے بعد اس سوال پر غور ہو گا کہ مکانوں

یہ ادارہ جن نتائج پر پہنچتا ہے۔ ان کی نشرو اشاعت ہر ممکن طریقے سے کر دی جاتی ہے۔ مثلاً مطبوعات۔ ریڈیائی تقریروں۔ نمائشوں، فلموں اور مقالوں کے ذریعے سے۔ جو سرکاری محکمے اس سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ ادارہ ان کو مشورے دیتا ہے علاوہ ازیں یہ کہ کوئی شخص بھی کسی عماراتی مسئلے پر ادارے سے مشورہ طلب کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سے خط دور دراز کامن ویلتھ کے ملکوں سے بھی آتے ہیں۔

برطانوی نو آبادیات میں یہ سکیم بہت کامیاب ہو رہی ہے۔ اور ادارے کی شاخیں اچھا کام کر رہی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اصل کام یہ ہے کہ ریسرچ کے نتائج کو مقامی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے استعمال کیا جائے اور مرکزی ادارہ کسی علاقہ کے ادارے کی پوری مدد کر سکتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ پاکستان اس مسئلے کو کس انداز میں حل کرتا ہے؟

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں:۔

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط لکھ کر روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبد اللہ الہ دین
سکندر آباد۔ دکن

شفا میڈیکو۔ ۶۹ نسبت روڈ۔ لاہور

ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات اور پیٹنٹ ادویات کے لئے سب سے زیادہ سستی اور تسلی بخش دکان ہے ملیریا بخار اور ہیضہ کے ٹیکہ کا بھی معقول انتظام ہے

سید غلام محمد شاہ مینیجر۔ ڈکرشل

جی۔ ٹی۔ بس سروس

سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ واجبی ٹائم ٹیبل کے مطابق لیجاتا ہے۔ آخری بس شام کے ۔۔ بجے چلتی ہے۔ منیجر سرائے سلطان لاہور

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

محمد خان۔ حیدر و سرور پسران حسنا اقوام جٹ سکنہ ماجرہ تحصیل و ضلع گجرات

بنام

سندر داس ولد یارام قوم جٹ سکنہ کنجاہ تحصیل گجرات

دعویٰ فک الرہن ۔۔ کنال رقبہ موضع ماجرہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اسے کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲۸ ۵/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۹ ۵/۴۹

دستخط حاکم
مہر عدالت

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

حسین، لدھو، سوہنا۔ غلام قادر۔ حاکم دتہ وغیرہ پسران فضل اقوام جٹ سکنائے موضع دھاریوال تحصیل گجرات

بنام

جونت سنگھ وغیرہ بھجن سنگھ پسران وریام سنگھ۔ مسمات دھن دیوی بیوہ کرتار سنگھ سکنہ بھاگووالی۔ ایک سنگھ سجان سنگھ۔ نہال سنگھ جیت سنگھ دکونت سنگھ پسران سدنت سنگھ قوم آرورہ سکنہ چوپالہ تحصیل گجرات

دعویٰ انفکاک اراضی مرہونہ رقبہ موضع دھاریوال تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے مشرقی پنجاب چلا گیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۸ ۵/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو جائیں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۲ ۵/۴۹

دستخط حاکم
مہر عدالت

حب مسان:۔ سوکھے کا مجرب علاج فی شیشی ۱/۴ ملنے کا پتہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اپنی ہر ایکسرے کی ضرورت کیلئے پاک ریز ایکسرے کلینک بالمقابل میو ہسپتال میں تشریف لائیں

امریکی پالیسی عرب ممالک کو اشتراکیت کی طرف لے جائیگی

قاہرہ ۲۳ مئی۔ مصر کے روزنامہ "المصری" کے نامہ نگار خصوصی سے انٹرویو کے دوران میں شاہ عبداللہ والئی مشرق اردن نے اعلان کیا کہ اگر مشرق وسطی کے متعلق امریکہ کی پالیسی مختلف اصولوں پر مرتب نہیں کی جائیگی تو دنیائے عرب کمیونزم کی آغوش میں چلی جائے گی۔

شاہ عبداللہ نے کہا اب جبکہ اسرائیل مشرق وسطی میں ٹھونس دیا گیا ہے یہ علاقہ بھی بلقان کے مشابہ ہو گیا ہے آپ نے بتایا کہ روزانہ تقریباً ایک ہزار یہودی اسرائیل میں داخل ہو رہے ہیں اور اگر داخلہ کی یہی رفتار رہی تو یہودی نہ صرف عربوں کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے خطرہ بن جائیں گے اور جھگڑے اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک ایک نئی عالمگیر جنگ ظہور پذیر نہیں ہوتی۔

شاہ عبداللہ نے کہا کہ عرب ممالک کو اتحاد اور کامیابی کی منزل مقصود کی جانب گامزن کرنے کے لئے جھنڈے سے تلے جمع ہو کر چلنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ مصر کی قیادت مفید ثابت ہو سکتی ہے اگر اسے صحیح طور سے استعمال کیا جائے۔ تاہم میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ مصر جو وادی نیل کے اتحاد کے لئے سخت کوشاں ہے شامی اتحاد کے کیوں خلاف ہے۔ شامی ریاستوں کے روابط ان سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں جو مصر اور سوڈان کے مابین قائم ہیں۔

فرمانروائے مشرق اردن نے کہا "میری رائے میں شام عظمیٰ منصوبہ کا معرض وجود میں نہیں آسکنا ایسا تو محض ایک مجوزہ ریاست کے عوام کی مرضی سے ہی ہو سکتا ہے"۔

نصف جرمن آبادی اب بھی یہی سمجھتی ہے کہ ہٹلر زندہ ہے

برلن ۲۳ مئی۔ جرمنی کے تقریباً نصف باشندوں کا خیال ہے کہ ہٹلر ابھی تک زندہ ہے اور باقی نصف کی رائے میں وہ مر چکا ہے۔ تاہم دس لاکھ جرمنوں میں سے ایک بھی اسے دوبارہ دیکھنا پسند نہیں کرے گا۔

جن جرمنوں کا خیال ہے کہ ہٹلر ابھی زندہ ہے وہ اس سرکاری رپورٹ پر جس میں بیان کیا گیا تھا کہ ہٹلر برلن کی چانسلری میں مارا گیا تھا یقین نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں اب کبھی نہیں ہو سکتا کہ تیز سے تیز آگ میں جل کر انسانی جسم کا کوئی سراغ ہی نہ مل سکے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آخری روز جب ہٹلر کو زندہ دیکھا گیا ایک عجیب طیارہ برلن سے کسی خفیہ مقام کی طرف روانہ ہوا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ ہٹلر اس ہوائی جہاز میں تھا اور وہ شاید جنوبی امریکہ چلا گیا تھا۔

ادھر وہ لوگ جو ہٹلر کو مردہ تصور کرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہٹلر کی جھلسی ہوئی لاش کو شاید روسیوں نے تباہ کر دیا ہو۔ تاہم اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں کہ روسی ہرگز ہٹلر کی لاش کو تباہ نہ کرتے۔ کیونکہ اس کا مظاہرہ کر کے وہ واقعی اپنے اس بیان کو ثابت کر سکتے تھے کہ ہٹلر مر گیا ہے

البتہ ہر کوئی اس بات سے خوش ہے کہ اگر ہٹلر زندہ رہی ہے تو وہ جرمنی میں نہیں ہے۔

محکمہ بجلی کے ملازمین کی طرف سے ہڑتال کا نوٹس!

ہڑتال کا اثر آٹا پیسنے کی مشینوں اور واٹر ورکس پر بھی پڑے گا

(سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۳ مئی۔ ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین کے صدر مسٹر بشیر احمد بختیار نے کل شام ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا چونکہ گذشتہ ڈیڑھ سال کی مسلسل چیخ و پکار کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا اس لئے لیبر یونین ۱۱ جون ۱۹۵۰ء سے ہڑتال کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ یہ علامتی ہڑتال بارہ بجے دن سے شروع ہو کر چار بجے سہ پہر تک جاری رہے گی اور اس کے نتیجہ میں وہ تمام فیکٹریاں اور کارخانے جو بجلی سے چلتے ہیں کام نہ کر سکیں گے حتی کہ آٹا پیسنے کی مشینیں۔ واٹر ورکس سینما اور ریڈیو وغیرہ پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں یونین ہڑتال کو غیر معین عرصہ تک مسلسل جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

یونین کی گذشتہ ڈیڑھ سالہ کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر بختیار نے بتایا۔ یونین نے ۱۸ اپریل ۱۹۴۹ء کو متعدد قراردادوں کی شکل میں اپنے مطالبات متعلقہ حکام کی خدمت میں پیش کئے تھے جو تنخواہوں میں اضافے مفت رہائش اور بجلی کے انتظام اور محکمانہ ترقیوں سے متعلق تھے۔ اس کے بعد سے چھوٹے سے چھوٹے افسر سے لے کر مرکزی حکومت کے ممبر وزیر مسٹر جگندر ناتھ منڈل تک جملہ حکام کے دروازے متعدد بار کھٹکھٹائے گئے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

یونین چاہتی ہے کہ قانونی طریق سے اپنے مطالبات منوانا چاہتی ہے وہ کسی غیر قانونی حرکت کا ارتکاب نہیں کرنا چاہتی۔ حتی کہ ہڑتال کا نوٹس بھی مفاہمتی کمیٹی کا تقرر عمل میں لانے کی غرض سے "انڈسٹریل ڈسپیوٹ ایکٹ" کے تحت دیا گیا ہے۔

آل پاکستان اردو کانفرنس

کراچی ۲۳ مئی۔ آج رات یہاں جہانگیر ہال میں آل پاکستان اردو کانفرنس کا پہلا اجلاس مسٹر محمد نصر ایڈووکیٹ کی صدارت میں شروع ہوا کانفرنس میں ایک ریزولیوشن منظور ہوا جس میں اس امر کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان کے ادیبوں اور شاعروں کو علامہ اقبال کے نظریات کی بنیادوں پر ادبی لٹریچر پیدا کرنا چاہئیے جو ... کی تعمیر میں ممد و معاون ثابت ہو۔

استقبالیہ کمیٹی کے صدر مسٹر غلام محمد نے حاضرین سے اس امر کا اظہار کیا کہ کمیونزم سے متاثر شدہ ترقی پسند ادیب اور شاعر اپنی نظموں اور ادبی ذریعہ کے ذریعہ نوجوانوں کے دماغ کو مسموم کر رہے ہیں۔

شاہ عالمی کو انخلا کیخلاف انجمن مہاجرین کا احتجاج

لاہور ۲۳ مئی۔ انجمن مہاجرین کے ترجمان ڈاکٹر احمد حسن نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے امپروومنٹ ٹرسٹ لاہور کی اس اسکیم کی شدید مذمت کی۔ جس کے ماتحت شاہ عالمی کے علاقے کو مہاجرین سے فوری طور پر خالی کرایا جا رہا ہے تاکہ وہاں ترقی یافتہ اور صاف ستھری کالونی تعمیر کی جا سکے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ صرف پانچ دن کے نوٹس پر ہزاروں گھروں کے انخلاء کا مطالبہ کرنا سراسر ظلم ہے۔ اس فوری حکم کو اس وقت تک ملتوی کر دینا چاہئیے۔ کہ جب تک تمام لوگوں کے لئے رہائش کا متبادل انتظام نہ ہو جائے۔ لاہور کو جنت نشان ضرور بنایا جائے لیکن اس وادان سے رہنے والے غریب مہاجرین کو دوزخ میں جھونک کر نہیں۔

(اسٹاف رپورٹر)

مصر اور پاکستان کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

مصر کا تجارتی وفد آج قاہرہ روانہ ہو جائیگا

کراچی ۲۳ مئی۔ آج شام کراچی میں مصر اور پاکستان کے درمیان پہلے (آزمائشی) تجارتی معاہدہ کی شرائط پر دستخط ہو گئے۔ اب دونوں حکومتیں اس معاہدہ کی توثیق کریں گی۔ تجارتی معاہدہ کے لئے مصر اور پاکستان کے نمائندوں میں گذشتہ گیارہ دنوں سے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ مصری وفد کل کراچی سے قاہرہ واپس روانہ ہو جائیگا۔

مصری وفد کے لیڈر محمود ذکی بے نے آج بتایا کہ مصر و پاکستان کے درمیان معاہدہ پر دستخط دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کی بنا پر خارجہ اتحاد کے نئے دور کا آغاز ثابت ہوگا گورنر جنرل پاکستان سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ذکی بے نے کہا۔ خواجہ ناظم الدین نے مصری عوام سے محبت و عقیدت کے جن جذبات کا اظہار کیا۔ میں انہیں عمر بھر فراموش نہیں کر سکتا۔ میں اور میرے تمام رفقاء اسلامی اصولوں کے لئے پاکستانی عوام کی شیفتگی سے بیحد متاثر ہوئے۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستانی قوم کی صلاحیتوں کے پیش نظر اس کا مستقبل نہایت درخشندہ ہوگا"۔

سری نگر ۲۳ مئی۔ ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کل ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی سے سری نگر پہنچے معلوم ہوا ہے کہ آپ سری نگر کے قریب چشمہ شاہی میں ایک ماہ کیلئے آرام کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔

اگر کمیونزم کے سیلاب کو روکنا ہے، تو پاکستان کو صنعتی مدد بہم پہنچاؤ!

کراچی ۲۳ مئی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے کل اس امر کا اظہار کیا کہ اگر پاکستان کو صنعتی ترقی میں مدد دی گئی تو مشرق میں کمیونزم کے سیلاب کو روکا جا سکتا ہے۔

کل انہوں نے بی بی سی کے نامہ نگار کو کراچی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ایشیا میں کمیونزم کو روکنے کا بہترین اور سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ یہاں کے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے۔ اور پاکستان کو اس کی صنعتی ترقی میں مدد دی جائے۔

پاکستان میں بیرونی سرمایہ لگانے والوں کو جو فائدے حاصل ہوں گے اس کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے کہا کہ پاکستان میں وسیع صنعتی وسائل موجود ہیں اور ظاہر ہے کہ ان وجوہات پاکستان میں سرمایہ لگانے والے کسی حالت میں بھی گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ انہوں نے کہا پاکستان بیرونی سرمایہ لگانے سے نہیں ہچکچائے گا۔

مسٹر غلام محمد نے ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کافی اچھے ہو گئے ہیں اور حال ہی میں اس سلسلہ میں تعلقات کو مزید خوشگوار بنانے کی غرض سے وقتاً فوقتاً دونوں ملکوں کے درمیان بین المملکتی کانفرنسیں ہوتی رہتی ہیں جن میں ہم بھی شریک ہوا ہوں لیکن کشمیر کا مسئلہ اور تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب میں جو کچھ ہوا ہے ہمارے تعلقات کی خوشگواری کی راہ میں حائل ہے۔ تاہم دونوں ملک اس بات کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے درمیان زیادہ خوشگوار تعلقات قائم ہوں۔